سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نصر من اللہ و فتح قریب

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸ — آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۱ — ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۲ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء — جمعۃ المبارک — سلسلہ القدیم جلد نمبر ۱۱

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ ر ہو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے۔ ان سے بحساب عہ ۱ بعد لیجاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ ۱ آنا چاہئیے۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو دفتر سے دریافت کرنا چاہئیے مینیجر

نوٹس ... عما ۔ افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدگر دوری ازان عالیجناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو شد سیراب سیرابی کہ ہست
آن شد از خود از ہمان جائی بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر نہ ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقاوت است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ جس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اصحاب کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء۔ آج بروز یکشنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں میں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں پھر اس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں۔ گویا اس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اس چوبارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گزرا کہ اس میں صرف دو کاغذ بہت پڑے ہیں۔ جو تو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا اتنے میں آنکھ کھل گئی معلوم نہیں۔ اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا۔

دو کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریت اذ کففت عن بنی اسرائیل۔

میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کریگا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دہوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو میں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس ابتلار کا خاتمہ اچھا ہوگا۔ اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلار سے رہائی دے گا۔ ... آخر یہ ابتلار نشان کی صورت میں ہوجائے گا۔

ڈائری

القول الطیّب

۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ میں فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آئندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے۔ متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے۔ لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچہا ہے۔ کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تہا۔ اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تہا۔ وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تہا۔ اسواسطے ذلیل ہوا اور پہانسی دیا گیا۔

فرمایا۔ عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا۔ حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ خوبی تو اس میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلےٰ درجہ کے تعلقات ہوں۔ اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کریں گے۔ اس واسطے پہلے ہی سے اس کا وہ حال ہوا۔ جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اس کے یہ معنے ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ اگر قیامت کے دن حضرت عیسےٰ یہ کلمہ بولے گا۔ تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا۔ کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانے کا ذکر ہوگا۔ مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ جب میں فوت ہوگیا یعنی مر گیا۔ لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی۔ تو اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے۔ اور ان کا مذہب راستی پر ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نماز پڑہتے ہیں۔ لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تہیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔

فرمایا۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتہ میں رکہا کرتا تہا اور کوچہ میں سے گذر رہا تہا۔ راستہ میں ایک بڑہیا نے دیکہا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پہینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکہا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے۔ اور آپ نے ایک نظم بہی لکہی ہے۔ جو عنقریب شائع ہوگی۔

اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب میانی سے خان صاحب عبد المجید خاں کپور تھلہ سے۔ دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکردو سے بعض دوست ریاست نابھہ سے اور ایک شخص افغانستان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک پیارے دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو ۔

مخدومی مخدوم صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے ۔ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کے پاس سبق پڑھتے تھے ۔ وقت فرصت ایک ہی جگہ بیٹھکر میٹھی میٹھی باتین کرتے تھے ۔ وہ ایک وقت تھا اور گذر گیا لیکن خدا کی صد رحمت ہو حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جنھون نے ہم کو بالآخر ایک ایسی لڑی مین پرو دیا کہ دور ہون یا نزدیک ہون ۔ پھر ہم فخر کر سکتے ہین کہ ایک ہی تسبیح کے ہم دانے ہین ۔ یہ فخر مجھکو بھی حاصل ہے ۔ اور آپ کو بھی حاصل ہے ۔ اور اسی فخر نے جو بابو فخر الدین کی شکل مین مجسم ہو کر اس وقت میرے سامنے آیا ہے ۔ مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کو خط لکھون اور ایسا خط لکھون کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاؤن ۔ مین کیا اور میرا ارادہ کیا ۔ مگر نہین معلوم بابو فخر الدین صاحب کو آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے ۔ کہ اس محبت نے مجھ پر اثر ڈال ہی دیا ۔ کہ مین آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہون ۔ کسی عزیز دوست مہربان کو قادیان آنے کے واسطے مین اس سے بڑھ کر اور کیا ترغیب دے سکتا ہون کہ مین خود اپنی تمام کھیتی باڑی چھوڑ کر قادیان مین آ بیٹھا ہون ۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ کلرک اس وقت ڈیڑھ سو ۔ دو سو روپیہ تک لے رہے ہین اور اچھے عہدون پر ہین مگر جس بات کو مین نے پایا ہے ۔ لاہور رہ کر کئی ہزار کی بھی حاصل نہین ہو سکتی ۔ اور میانی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے اور کوٹ احمدی والہ پیر میانی سے بھی آگے ۔ خدا نے تو اپنا احمد قادیان مین نازل کیا ہے اور تعجب ہے ۔ کہ آپ کا احمدی والہ یون میانی کے پاس ہے حالانکہ اصل مین تو وہ چیز رکھی جاتی ہے جسکو مٹانا اور نابود کرنا مقصود ہو ۔ خدا نہ کرے کہ آپ ایسی حالت مین گرفتار ہون ۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا کرینگے اپنے ترقی کی ہر راہ ضرور ایک مایوسی کی حالت ہے ۔ پیارے مخدوم تھوڑی دیر کیواسطے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھکر ذرا سوچین اور تصور باندھین اور فرض کرین کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہین ۔ پھر آپ کو کیا کرنا چاہئے کیا آپ کے دل مین کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہین کہ اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوتا تو یہ کرتا اور وہ کرتا ۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون اور صدق دل کے ساتھ کہتا ہون کہ اگر آپکی وہ خواہش سچی تہی ۔ تو اس کو پورا کرنیکا اب وقت ہے اللہ تعالی کا ایک رسول اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے ۔ اگرچہ چند روپیون کے خرچ کرنیسے اگر تھوڑے سے سفر کی صعوبت اٹھا کر بلکہ مین کہتا ہون کہ بہت سا مالی نقصان اٹھا کر بلکہ مین پھر کہتا ہون کہ سارا گھر بار بیچکر آپ اس رسول کی صحبت کا شرف حاصل کرین ۔ تو یہ سودا آپ کو مہنگا نہ پڑیگا اور ہرگز مہنگا نہ پڑیگا ۔ اس سے زیادہ مین وہ لفظ کہان سے لاؤن ۔ جو آپ دنیوی زنجیرون کو توڑ دین ۔ ہان دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کرین اور اس سے فائدہ حاصل کرین جو حضرت امام کے قدمون مین رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے ۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہین

ذیل کا خط مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام روانہ کیا گیا ہے ۔ تاکہ معلوم ہو ۔ کہ ایسی صاف پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر یہ لوگ کیا فرماتے ہین ۔

بخدمت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر ۔ مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر ۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی ۔ بابو الہی بخش صاحب لاہور ۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ ۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی ۔ سکرٹری صاحب انجمن نعمانیہ ۔

مولوی صاحب

السلام علی من اتبع الہدی ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ امام ما حضرۃ مرزا صاحب نے زلزلے کے متعلق ایک پیشگوئی اپریل ۱۹۰۵ء مین شائع کی تہی ۔ جس کے یہ الفاظ تھے ۔

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات الحکم و بدر و ریویو و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بہر ہوتی رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا ۔ بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض آریہ اخبارون نے اور ہندون کے اخبارون نے بہی اس کو مخالفانہ رنگ مین شائع کیا اور سال بہر تک برابر اس کی اشاعت ہوتی رہی ۔

اب یہ پیشگوئی بصراحت تمام ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی ہے ۔ اور اخبار سول اور اخبار عام اور دیگر انگریزی اور اردو اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ۴ ۔ اپریل والے زلزلہ سے ہرگز کم نہ تہا ۔ بلکہ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا ۔ ضلع شملہ مین کئی جانین تلف ہوئین اور کئی جگہ مکانات گرے ۔ باوجودیکہ ۴ ۔ اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد تباہ شدہ علاقہ مین عمو لوگ نے مکانات کے بنانے کا سلسلہ اور مکانون مین رہنے کا سلسلہ لوگ ختم ہی کر چکے تھے ۔ پس اس پیشگوئی کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہین ۔

(۱) ۔ پیشگوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ سال بھر اس قسم کا زلزلہ پھر نہ آئیگا ۔ بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار مین اس قسم کا زلزلہ آئیگا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

(۲) ۔ وقت کے متعلق یہ تعیین کی گئی تہی کہ موسم بہار کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

(۳) ۔ وقت کے متعلق اللہ تعالی نے یہ تعیین بہی کر دی تہی کہ ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئیگا ۔ حالانکہ بہار کا موسم ابتدائے فروری سے شروع ہو جاتا ہے ۔ لیکن بہار کی تعیین کے درمیان ایک اور تعیین یہ ہو گئی کہ ۲۵ ۔ فروری کے بعد [illegible] ہوگا ۔ الہام الہی ہے کہ ”۲۵ ۔ فروری کے بعد یا ہوگا“ جو شائع ہو چکا ہے ۔ ظاہر ہوتا ہے ۔

(۴) ۔ ”خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اس کلمہ مین پھر کا لفظ ظاہر کرتا ہے ۔ کہ پہلا زلزلہ بہی اللہ تعالی کے وعدہ کے مطابق ایک نشان تہا اور دوسرا بہی ایک نشان ہی ہوا ۔ اور وہ بہی خدا کی بات تہی اور یہ بہی خدا کی بات ۔ اس کلمہ نے پہلے زلزلہ کی پہیلی پر اور اس پیشگوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی نے مہر لگا دی ۔ اور اس کا ثبوت دیا ۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد مین دریافت کرنا چاہتا ہون ۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہین اور آپ سے سننے کا مشتاق ہون کہ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ۔ اخبار مین بہی مین نے یہ بات لکھی تہی ۔ مگر اس خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کریگا ۔ مین نے یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہون کہ آپ ضرور جواب دینگے ۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ۔ مورخہ ۱۴ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء

مناجات بحضرت باری عز اسمہ از تازہ تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر در عرفان تو

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آن رہ پنہان تو

از حریم تو ازینان ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بی پایان تو

عاشقان روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیش دیدۂ غلمان تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے حجۂ برہان تو

یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکر ملت محامد خوان تو

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمین دارم کہ گم گردد رہ رخشان تو

گفتگو و بحث در دین درد سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشان تو

از زلازل جنبشے دہ فطرت اغیار را
تا مگر آیند ترسان سوئے آن ایوان تو

چشمۂ رحمت روان کن در لباس زلزلہ
تا بکے سوزد دلم این بندۂ گریان تو

[illegible]

[illegible] ۲۲ مارچ [illegible]

یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا ذمہ وار کون ہے؟

آج کل یورپ امریکہ کی مہذب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاحوں کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ اُن ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) سائنس والوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اُس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں کے بالکل منکر ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا سے [illegible] اُن کے نزدیک وقت کو ضائع کرنا ہے [illegible] دن لگاتار اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بھی سیر تماشا میں گذار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجہ کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مخفی اغراض نہ بھی ہوں۔ تو بھی باجا سننے اور گیت گانے کے لطف کا خیال دامن گیر ہوتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور برپا ہے کہ مدارس میں بائیبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر تہذیب اور تعلیم کی ترقی ہوتی جاتی ہے [illegible] جلی جاتی ہے۔ اور [illegible] انکار [illegible]

اس امر کا باعث [illegible] کرنے کے واسطے [illegible]

اوّل یہ دیکھنا [illegible] اور غور کرنا چاہیئے کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے سبب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اُس کے ساتھ اُنس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان رکھا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہیئے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مغرب کی مہذب دنیا کے نزدیک مذہب کسے کہتے ہیں اور خدا کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی عیسوی اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ یسوع ہے اور بس۔ اُن کے نزدیک مذہب کے معنے ہیں عیسویت۔ اور خدا کے معنے ہیں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ نے خدا کا انکار کیا ہے تو دراصل اُن کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور خود اُس مذہب کا ہے بلکہ یہ قصور خود اُس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک بے حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا چیختا چلاتا بچوں میں کھیلتا۔ ماریں کھاتا۔ یہودیوں سے تکلیفیں اٹھاتا۔ خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات گذارنے کو مکان نہیں ملتا۔ بھوکا اور [illegible] بالکل مجبور کیا گیا [illegible] اگر وہ یہ پیشاب مارنے والا خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے؟ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو ماننے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دہریت کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے، ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے، اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ یسوع ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرور تھا۔ کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور در اصل اسلام کے سوائے تمام مذاہب کا آخری نتیجہ دہریت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سیاح کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشا سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئیٹزرلینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا نورانی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن نمودار ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ ادہر اُدہر پھیلنے لگی پھر یکایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوتا دکھائی دیا۔ لیکن یہ بالکل زرد اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اور ہمارے درمیان کہر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج افق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑھنے کے کم ہوتی چلی گئی۔ اور اخیر کو بالکل پھیکی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج ہی دکھائی دیا۔ کیونکہ جو کچھ پہلے نظر آیا تھا وہ گویا جھوٹی روشنی یا ہماری نظر کا دھوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہم نے دنیا کی سیر کی ہے۔ کہیں ایسا حیرت انگیز واقع نہیں دیکھا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں عمر بھر ہرگز نہیں بھولیگا (اوورسیز گزٹ)

ایڈیٹر۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا انعکاس تھا خود سورج نہ تھا۔

بدر

۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو تقریر بطور تمہید کے فرمائی تھی۔ اس کا درج کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی رسول زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الٰہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق لانے والے کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں۔ اور اس کی نصرت کرتے ہیں۔ پھر خود اس فرقہ کے لوگ تین درجہ کے ہوا کرتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھ کر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستباز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعویٰ سنتے ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اول درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان لیتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں مصروف رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شبہات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھ کر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کے رسول اور نبی کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجہ کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سعید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی لوگوں کا فرقہ ہے۔ جو منکرین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین مدارج ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو سنتے ہی بغیر سمجھے اور سوچے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ "لا" کا پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دئے جاتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شبہات پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں۔ اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں بڑھ کر پکے مخالف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجات ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجات ہیں۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کھلے میدان مخالفت کی جرأت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور نہ انکار ہے۔ کوئی ادھر کا ملا تو ادھر کی باتیں سن لیں۔ اور دلی زبان سے ہاں ہاں کرتے رہے اور ادھر گئے تو وہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آتا ہے اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سیقول لک المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا و اھلونا فاستغفر لنا۔ یقولون بالسنتھم ما لیس فی قلوبھم۔ قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا۔ بل کان اللہ بما تعملون خبیرا۔

ترجمہ۔ قریب ہے۔ کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل وعیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خدا تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو عذر کرنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا گھر کے لوگ اکیلے تھے۔ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کے ساتھ نہ جا سکے ورنہ ہم تو دل سے حضور کے خادم ہیں۔ ہم تو جانیں دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عذر کئے۔ مگر خدا تعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں بکتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اھلیھم ابدا و زین ذلک فی قلوبکم و ظننتم ظن السوء و کنتم قوما بورا۔

ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ یہ رسول اور مومنین اپنے اہل وعیال کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ جماعت جو مکہ کو جاتی ہے۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیا ہے۔ ایسی بدگمانیوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

ومن لم یؤمن باللہ و رسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ تیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کے لئے اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

وللہ ملک السموات والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وکان اللہ غفورا رحیما۔

اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو جان پر ظلم کر چکے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ تمہاری حالت اگرچہ ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے تاہم ابھی تک سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اگر تم اب بھی خدا کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دعا مدد

ابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

ہمارے پاس خبر پہنچی ہے۔ کہ سہارنپور میں ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ غیر مذاہب کے جواب دینے کے واسطے واعظ بنائے جاویں۔ اور اس مدرسہ میں سردست ایک سنسکرت کا پنڈت زبان سنسکرت پڑھانے کے واسطے ملازم رکھا گیا ہے۔ ان پنڈت صاحب کا پہلا نام بابو جگن ناتھ [illegible] صاحب تھا۔ وہ [illegible] پور کے ضلع [illegible] کے رہنے والے ہیں۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عبد السلام رکھتے ہیں۔ پنڈت عبد السلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے [illegible] اور مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسلمان عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ میں وید و شاستر کی پوری تعلیم دی جاوے گی۔

۲۔ بعد تکمیل نصاب سنسکرت انجمن اپنے سرمایہ سے چاروں ویدوں کا ترجمہ کر کے پبلک میں شائع کرے گی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات میں مناظرے کے لئے روانہ کریں گے۔

۴۔ کافی سرمایہ ہو جانے پر اشاعت اسلام کے لئے مختلف بلاد و ممالک میں روانہ کریں گے۔

۵۔ آئندہ طلبہ کو تفکرات معاش سے بے فکر رہنے کے لئے طلبہ کو معقول وظائف دیں گے۔

شکر ہے مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خواہ کچھ ہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کریں گے۔ جو خدا نے بتلایا ہے اور جب تک اس مدرسہ میں داخل نہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا منہ ان لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

نئے خریدار

اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے [illegible] جوش پر تھا۔ آج کل پھر ٹھنڈا پڑا ہوا ہے اس واسطے پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ [illegible] پیدا کرے۔ [illegible] ایسا کوئی بڑی قیمت نہیں۔ صرف دوستوں کی خاطر ہم نے یہ قیمت مقرر کی ہے اور ہم اس بات پر بھی [illegible] لوگ بجائے یک دفعہ بوجہ [illegible] کے چار چار آنہ ماہواری ہی روانہ کر دیا کریں رسید برابر اخبار میں شائع ہوتی رہے گی تو بیت احتیاط سے کر دیا جاتا ہو لیکن اگر گذشتہ

صد ہم تک نہ پہنچیں یا بیچ ہی میں لکائی جاویں۔ تو ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ عموماً ہم کو شکایت پہنچ ہی جاتے ہیں۔ والسلام

میں کس قدر کاپیوں کے باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔ منشی ذو الفقار علی خان صاحب کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔ کہ جس قدر کاپیوں کے باہر بھیجنے کا منیجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیاں بھیجنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہئے۔ پس میں ان کو یہ خوش خبری سناتا ہوں۔ کہ دو ہزار کاپیوں کے بھیجنے کا انتظام فی الفور کر سکتا ہوں۔ میں نے جو کبھی یہ کہا تھا۔ کہ زیادہ کاپیوں کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں ہوا وہ صرف جاپان کے متعلق تھا۔ جہاں ہم نے چاہا تھا کہ سو یا دو سو کاپی جاوے مگر بسبب پورے پتوں کے نہ ملنے کے ساٹھ کاپیوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق بھی ابھی میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ وہاں بھی زیادہ کاپیاں جا سکیں۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی ہے۔ ہم کو ابھی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ میں آئی ہے جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شامل حال ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہوگی۔ بجائے افراد کو کاپیاں بھیجنے کے آئندہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ عموماً پرچے سوسائٹیوں۔ کلبوں۔ لائبریریوں۔ کالجوں اور سکولوں کے ریڈنگ روموں وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے جاویں۔ جہاں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گذرنے کا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ کہ اگر قوم آج [illegible] ہزار بھیجنے کیلئے بھی تیار ہو۔ تو تھوڑا ہے پس میں اس کام کو منشی ذو الفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ تحریک کریں۔ کہ کم از کم اس سال دو ہزار کاپی باہر جا سکے۔ یہ طرز بھیجنے کی جو اب اختیار کی گئی ہے میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گذر سکیگا۔ اسی قدر زیادہ امید فائدہ کی ہو سکتی ہے۔ چونکہ کام کو بانٹ کر کرنے کا اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام بھی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ضروری تحریکیں نہیں ہو سکتیں۔ بالخصوص بڑی ارتی میں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحبان الحکم و بدر و منشی ذو الفقار علی خان صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متفقہ کوشش کے آگے دو ہزار کی تعداد کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر اس سال یہ قدم رکھا گیا تو امید ہو سکتی ہے کہ آئندہ سال پانچ ہزار تک کاپیاں ہم بھیج سکیں گے جو جوش

احمدی قوم نے اپنی تحریروں میں دکھایا ہے۔ اب اس کو عملی رنگ میں اور دوسروں کی بجائے جس کا وعدہ ہمیں غیر احمدی احباب کی طرف سے ملتا تھا۔ دو ہزار کاپیاں بھیج کر دکھائیں کہ حمایت اور اشاعت اسلام کا جوش جو دراصل ان کو اپنے پیارے امام کے جوش کا تھوڑا سا حصہ ملا ہے۔ دوسرے لوگوں سے کس قدر بڑھ کر اس جماعت کے دلوں میں ہے۔ میں انشاء اللہ یہ انتظام کرونگا کہ جس قدر کاپیوں کا چندہ آتا جاوے۔ اسی قدر کاپیاں باہر بھیجتا رہوں۔

خاکسار محمد علی۔ منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔

آثار علم و ادب

عربی زبان اور اسکے لہجے

معزز معاصر "المقتبس" کا بیان ہے کہ سویڈن کے کاؤنٹ آف لینڈ برگ نے فرانسیسی زبان میں ایک رسالہ انکا مؤتمر المستشرقین یعنی اورینٹیل کانفرنس کے چودھویں اجلاس میں جو الجزائر میں منعقد ہوا تھا پیش کیا تھا۔ اورینٹیل کانفرنس کی حالت اور اس کے اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ کے کسی نمبر میں ہم مفصل لکھ چکے ہیں ناظرین اس کو ملاحظہ فرماویں۔ مؤلف صاحب مشرقی زبانوں اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہیں اور بلاد عرب میں ان کے بہت سے دوست ہیں جن سے دوران سفر میں ان سے تعارف ہوا خاصکر مصر و شام و جنوبی الجزیرہ میں اکثر کتابیں بھی جو تمدن کی مفید ہیں لکھی ہیں اور طلبہ نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا ہے

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سلفستری ساسی دکا ترمیم کی تعریف سے شروع کیا ہے جنہوں نے عربی زبان کو کثرت تعلیم و تدریس کی وجہ سے یورپ کا ایک علم بنا دیا۔ انہیں کے ذریعہ سے جرمنی میں بھی عربی تعلیم پہنچی اور وہاں بھی لوگوں کو اس کے سیکھنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ میں اس کا چرچا پھیل گیا۔ ۵۰ برس سے مؤلف کو اس زبان کی طرف توجہ ہوا اور ایسا شوق ہو کہ بعض لوگ بقول مؤلف اس کو اس زبان کی حاصل کرنے پر جس کا عام لہجہ درکنار فصیح لہجہ کی بھی تحقیر کی جاتی ہے مجنون کہتے تھے۔ برسوں کے بعد جو عربی کے لہجوں کی اصلیت دریافت کرنے اور اسلام کے قبل شعر و سخن کی حالت سے بحث کرنے اور یمن و شام کے تاریخی آثار سے مطلع ہونے میں گذری مجھے یقین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہے قبل اسلام بھی بولی ہوتی تھی اور عرب اس زمانہ میں جاہل وحشی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کچھ نہ کچھ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ انہوں نے پہاڑی کے چرواہوں اور عرب و حجاز والوں نے ہزار ہا علم ایسے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہیں اور یہ خطوط یمن کے خط حمیری کے پہلے کے ہیں۔

(البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات

مجھے اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلایل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ ۔ زبردست ۔ اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے ۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل ونقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر مہر لگ چکی ہے جسے نہ صرف اسلامی دنیا کے کروڑ ہا نفوس بشرح صدر تسلیم کرتے ہیں ۔ بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں ۔ اور دے رہے ہیں ۔ یہ دوسری بات ہے کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے ابتک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم بھی ہے ۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی امر کا صرف جان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے ۔ اور اس پر کاربند ہونا چیزے دگر ۔ گویا محض سرسری علم ۔ بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا پختہ یقین اور عمل جدا جدا چیزیں ہیں ۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں ۔ جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قایل و مداح ہیں ۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید ۔ نیکوکاری ۔ راستگفتاری ۔ تہذیب ۔ نیت ۔ عزم و استقلال ۔ انسانی ہمدردی ۔ باہمی خوش معاملگی ۔ حق جوئی انصاف پسندی ۔ صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ آدمی اب اس وسیع دنیا میں ایسے ہوں گے کہ گیا میں جو داخل اسلام ہونے پر بھی ۔ اور اسلام کے نام لیوا کہلا کر بھی جان بوجھ کر اس کے احکام کو کھلم کھلا ٹالنے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو شومئی قسمت سے ان کی شوخی ۔ بے باکی ۔ اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ ان پر چونکہ دین الٰہی کی حجت تمام ہو چکی ہے اس واسطے وہ بہ نسبت دیگر اقوام و ملل کے امر و نواہی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے ۔ مگر برخلاف ازیں انہوں نے از خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھدیا ہے جیسے کہ ایک نادر قہار ہستی پر ایمان نہ رکھنے والا دہریہ کر سکتا ہے ۔ بلکہ سچ پوچھو تو دہریئے بھی بعض بے حیائی کے کاموں یا ناسزا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے کیونکہ وہ کم از کم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں ۔ مثلاً کھلے خزانے شرابیں پینا ۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا ۔ خلق خدا کو دھوکے سے لوٹنا ۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں سب و شتم بکنا ۔ بڑی دلیری سے بدمعاملگی کرنا ۔ کج خلقی و ناخدا ترسی کو روا رکھنا ۔ صوم وصلوٰۃ کو بڑی بے باکی و صفائی سے ٹالنا ۔ جاہلانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کالانعام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں ۔ کہ انہوں نے کفارہ کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلائی ہیں ۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک قابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کا رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری ولازمی قرار دیں حتیٰ کہ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے نرے زبانی جمع خرچ کو تنہا بتلایا گیا ہو ۔ بلکہ جہاں امنوا آیا ہے وہاں عملوا الصالحات بھی ضرور ہی موجود ہوگا ۔ اور مسلمان ہیں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھے ہیں کہ بس بہشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ خیر اس موقعہ پر اسلام کی حقیقت اور افضلیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات ۔ لیکھ ۔ ایڈیٹر ہیں جن کی طرف ہمارا روئے سخن ہے ۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں ۔ اگرچہ بدنصیبی سے ان میں بعض عملی یا اعتقادی دہریئے بھی ہوں ۔

یہاں اس بحث میں خامہ فرسائی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں کہ آیا ان تمام صاحبان دین اور محبان ملت نے عام طور سے حمایت دین اور حب ملت کا فی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے ۔ بلکہ اس جگہ ہمیں صرف ایک بارۂ خاص میں ان کی حب وحمایت کو دیکھنا ہے ۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے ۔ بہت سے اہل قلم زور کے ساتھ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں ۔ کہ مہذب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور متانت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جاوے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے ۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے ۔ حتیٰ کہ آج کل کی حیرتناک انسانی ترقیات اور سائنس و فلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی ڈالی ہوئی ہیں ۔ ذرا نہیں ہلا سکتے ۔ تو ممکن ہے ۔ کہ شائستہ قومیں اس دعوت کو خوشی اور شکرگزاری سے قبول کریں ۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں سے ان کے اکثر وبیشتر سمجھدار اصحاب کلی بیزار ہو چکے ہیں ۔

اس معاملہ میں کسی نے تو (خاص کر جاپان کی طرف) اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا ۔ اور کسی نے حقیقت و صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا بکثرت بلاقیمت شائع ہونا ۔ لیکن بعض حاضرین نے جن کو ہم فہمیدہ ۔ روشن خیال ۔ آزاد طبع ۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی ملتے ہیں مگر ایک حد تک ۔ یہ بات قرار دی کہ ریویو آف ریلیجنز کو جو اس وقت حمایت واشاعت اسلام کی خدمت مہذب ممالک میں بوجہ احسن انجام دے رہا ہے ۔ حتیٰ کہ بعض کی رائے میں یہ مہتم بالشان کام اس معقولیت ۔ متانت اور زور و شور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا ۔ بلاد یورپ وغیرہ کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے ۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی وہاں ایک بڑے پیمانہ پر باستقلال اشاعت ہوتی رہے ۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب نے تو یہاں تک بیڑا اٹھایا ۔ کہ اس کار خیر میں اس قدر امداد ہم اپنی گرہ سے دیں گے اور اپنے خریداروں سے دلائیں گے ۔ لیکن افسوس کہ بہتوں کو جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعوے ہیں ۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی ۔ کہ زبانی باتوں سے ہی اک صریح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گذرتے ۔

یہ کیوں ؟ محض اس لئے کہ ریویو موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے ۔ ان کی زبان وقلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے ۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھنے اور سلیم الفطرت ہوتے ۔ تو اور کچھ نہیں اتنا ہی سوچتے ۔ کہ احمدی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں قادیانی مشن اگر (نعوذ باللہ) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے ۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پرزور خدمت وحمایت کی ایسی توفیق کہاں سے مل جاتی ہے یار و اغیار سب ملتے ۔ اور داد دیتے ہیں ۔ اسلام کی جو بھی خیر فلاسفی اسے سوجھی ہے ۔ دین الفطرت کی تائید میں ایسے جیسے زبردست اور مسکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو جو حقائق ومعارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے ۔ ان تک اوروں کی عقول واذہان کی رسائی کیوں نہیں ؟ کیا اس وقت مسلمان علماء قرآن وحدیث کا گھاٹا پڑا ہوا ہے ۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے ۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے ۔ کہ مامور من اللہ امام وقت کے انکار کا وبال و نکال ہے ۔ جو انہیں سچی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے ۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے ۔ اگر ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں ۔ تو امام حق کی بھی شناخت کر لیتے کہ عین ضرورت کے وقت آسمانی تائیدوں ۔ نصرتوں ۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے ۔ تب قرآنی حقایق ومعارف بھی ان پر کھولے جاتے ۔

ایک دجالہ کی کارروائی

کیا اب بھی مسلمان عیسائی مسون کو اپنے گہر مین جانے دین گے؟

ایک تازہ واقعہ جو کل دہلی مین ہوا ہے وہ سناتا ہون کچہ دنون سے دہلی شہر مین مسون کا یہ کام جاری ہے۔ اکثر گھرون مین مسلمانون کے جا کر تعلیم صنعت وحرفت کے بہانے سے اپنی انجیل کی منادی کرتی رہتی ہین۔ جس کا نتیجہ شدہ شدہ یہ ہوا کہ ... نوعمر نوجوان لڑکیان مسلمانون کی ورغلائی گئین۔ اس کا بہت شور وغل ہوا۔ مگر مسلمان ناکام رہے۔ آخری واقعہ ماہ رمضان مین یہ پیش آیا کہ ایک مسلمان معروف بہ نواب ہرنٹ والا جو کہ سیر عاشق مین رہتا ہے کہ مس صاحبہ اس کی نوجوان ناکتخدا لڑکی کو تعلیم و تربیت سکھلانے کے واسطے نہین بلکہ عیسائی بنانے کے لئے آیا کرتی تہین۔ اور ان ایام آمد و رفت مین ان کا جادو دختر ناکتخدا پر پورا اثر کر گیا۔ والدین دختر نے اس کی شادی کی طیاری کرکے تاریخ نکاح مقرر کر دی۔ جو بہت تہوڑے دنون کی تہی مس صاحبہ کو اس کا علم ہوا انہون نے جانا کہ بعد شادی اس مسیرہ کو لے جانا دشوار ہوگا۔ کیونکہ ایک مستقل دعویدار اس کا خاوند موجود ہو جاوے گا۔ مناسب ہے کہ ابہی اپنی نیل مرام اس کی شوہر کے اس کو کافور بنا دین۔ چنانچہ جبکہ شادی مین چند ہی روز باقی رہے۔ تو مسیح کی بہیڑ نے اس دختر کو برضا مندی اس کے گہر کی ... گاڑی مین سوار کرا کر ... داخل کیا اور نہایت محبت و اخلاق سے اس کو چہپایا۔ دختر کے والدین و برادران حقیقی نے مطلع ہونے پر زنانہ مشن مین دختر کو واپس لینا چاہا۔ مگر مس تہاربرن صاحبہ منتظمہ مشن نے بذریعہ چٹھی ان کو حوالہ پولیس کر دیا۔ جہان سے چالان ہوکر عدالت مسٹر کرتی سنگہ صاحب مجسٹریٹ ... سے اسکا ان کو لاساقی دیکر ... کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ۔ اگر دعویٰ ہے تو بذریعہ عدالت وصول دختر کا استغاثہ کرو۔ بتحریک چند علمار دہلی یعنی مولوی عبد الحمید صاحب و ... مولوی شرف الحق وغیرہ والد دختر نے ایک با ضابطہ استغاثہ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مین دعواے دختر نابالغہ کا دائر کر دیا۔ صاحب ممدوح نے وہ عرضی ... عدالت مین کہ جس سے پہلے چالان پولیس کا فیصلہ ہوا تہا سپرد کرائی۔ وہ عرضی قریباً دو ماہ تک زیر تجویز رہی جب

سے دختر مفرورہ بخوبی مس صاحبان سے مانوس ہوگئی۔ اور قابل اطمینان مس صاحبہ۔ وہ مذہب عیسائی مین داخل ہو چکی۔ تو استغاثہ مذکور کسی فریق کی درخواست سے عدالت کرتی سنگہ صاحب سے منتقل ہوکر خود صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین آگیا۔ اور جہان پر اس کا آخری فیصلہ ہوا۔ والد دختر کو کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ اطمینان دلائی گئی کہ اگر تیری لڑکی تیرے سامنے آجاوے گی۔ تو وہ ضرور تیرے ساتھ چلی آوے گی۔ پس تو صرف یہ کوشش کر کہ میری لڑکی جو عرصہ دراز سے مسون کے پاس ہے۔ مجہکو ملوائی جاوے۔ اگر وہ میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی تو مجہ کو مل جاوے۔ اور اگر مس صاحبہ کے ساتھ رہنے پر رضامند ہوئی۔ تو مس صاحبہ کو مل جاوے۔ اس وہم افتادہ پدر دختر نے یہی بیان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکہوا دیا۔ اس بنا پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے باطمینان دختر کو معہ مس صاحبہ عدالت مین بلوایا اور تہوڑی دیر کے لئے اجازت دی۔ کہ اپنے والد سے علیحدہ گفتگو کر لے۔ اس کے بعد بیان ہوگا۔ والد بزرگوار نے نہایت ہی منت و خوشامد۔ عرض و معروض اپنی مہربان دختر کی خدمت مین کی۔ ہمراہ ہے مولوی شرف الحق صاحب۔ مگر اس نامہربان دختر نے صاف جواب دیا کہ اے ... باپ۔ مین تیرے پاس رہنا نہین چاہتی۔ خواہ تو مر جا یا قید مر جا یا کچہ کر۔ اس کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بمواجہہ فریقین دختر مستغیثہ کا بیان لکہا۔ جو ... یہ ہے۔ کہ میرے باپ اور بہائی مجہ سے بازار مین پیشہ کرانا چاہتے ہین۔ اور حرام کاری کے ذریعہ سے مجہ کو کہتے ہین کما کر کہلا۔ اس لئے یہ کام مجہ کو منظور نہین ہے۔ مین برضامندی اور خوشی سے بلا تحریک غیری ایسے ماں باپ کو جو حرام کاری مجہ سے کرانا چاہتے ہین۔ چہوڑتی ہون۔ اور اپنی مخدومہ ومحترمہ ہمدم و غمگسار مس ولیم یا مس تہاربرن صاحبہ کے پاس رہنا چاہتی ہون۔ میری عمر بائیس ۲۲ سال کی ہے والدین جو پندرہ سالہ مجہ کو بتلاتے ہین۔ غلط ہے۔ بس یہ بیان لکہا۔ اور دعویٰ ڈسمس۔ دختر حوالہ مس صاحبہ ماں باپ بہائی محروم و نامراد بخانہ واپس۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس پر آج کل دہلی مین مسلمانون کے گرما گرمی سے جلسے ہو رہے ہین۔

دوسری تازہ خبر۔ میرزا حیرت مجدد دہلوی نے استغاثہ مارپیٹ کا ان ملزمان پر دائر کر دیا جنہون نے خود بندوبست کو مارپیٹ کی تہی۔ اس کے دوسرے دن ملزمان نے بہی حضور کے برخلاف استغاثہ مضبوط وجوہات سے دائر کر دیا۔ تاریخ پیشی قریب ہے۔ دیکہین کیا ہوتا ہے۔ حیرت نے اخبار مین مس ملر پائی کی نسبت یہ تحریر فرما دیا تہا۔ کہ ہم کوئی دعویٰ نہین کرین گے۔ مگر خدا جانے کسی الہام کی بنا پر یا خواب حیرت کی یہ اشتعاثہ آپ نے دائر کر دیا ہے۔ جس سے رہی سہی عزت بہی برباد ہو جاوے۔ فقط

قاسم علی احمدی

یہ اشتہار نارووال مین تقسیم کئے گئے۔

اشتہار (اختصاراً)

مولوی اسماعیل کا فرار

جملہ احباب مسلمانان نارووال پر عرصہ ڈیڑہ ماہ سے بخوبی واضح ہے کہ مولوی اسماعیل جو حلدی اپنے تئین جماعۃ حنفیہ کا بانی سمجہتا ہے۔ بار بار جماعت احمدیہ کی جانب بذریعہ تحریرات کے لکہتا تہا کہ اگر آپ لوگونکو تحقیق حق کا کچہ بہی شوق ہے۔ تو آؤ اور ہمارے مقابلہ کے لئے میدان بحث مین نکلو اور حضرت مسیح ابن مریم کی حیات و وفات اور نیز مرزا صاحب کے سلسلہ عادی کے ہر ایک پہلو پر بحث کرکے تمام افراد اہل اسلام پر واضح کرین کہ از روئے قرآن کریم و احادیث صحیحہ کے احقاق حق بجانب کس فریق کے ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ایک رقعہ کا جواب یون ہی تحریر کیا جاتا تہا کہ ہم دونون فریق کو مناسب نہین کہ بازار مین اکہاڑہ لگا کر دیگر مذاہب سے اسلام پر ہنسی کرائین۔ مگر آپ بار بار ہماری ہر تحریر کا یون جواب فرماتے گئے کہ مجہ کو نہین میٹہکر خفیہ جنگ کرنا ہم کو قطعاً منظور نہین ہے جب تک آپ لوگ جو صحابہ کرام کے مثیل بنتے ہے صحابہ ہی کی طرح ہو کر میدان مین نہ نکلین۔

پس ہم آخر کار جماعۃ احمدیہ نے مولوی اسماعیل کو مجبور کرکے پر آپکی بار بار کی درخواست سے علانیہ بحث کرنے کو قبول کر لیا اور ایک جوابی تحریر مع مندرجہ شرائط طریق مباحثہ کے مولوی صاحب کی خدمت مین ارسال کر دی جس مین خلاصۃً یہ لکہا گیا تہا۔ کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے **احمد الدین** ہی مقرر رہیگا۔ اور تم خود آپ یا جس کو چاہین کہڑا کر سکتے ہین۔ ہر فریق دو دو گہنٹے تقریر کریگا وغیرہ۔ جبکہ ہمارا یہ رقعہ مولوی صاحب کی خدمت مین پہنچا تو آپ ہماری مستعدی بحث کے لئے دیکہکر حواس باختہ سا ہو گئے اور وہ جوش جو پہلے ابولہب کی طرح مین شعلہ زن ہو رہا تہا یکبارگی ہی کالعدم ہوا اور اپنے تئین محض ایک لاف زن سمجہکر شہر مین لگے مولویون کی پاس جانے۔ کہ کوئی ہے جو آج مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے احمدیون سے بحث کرے لیکن سب نے انکار کر دیا۔ بالآخر جب مولوی صاحب اپنے شہر والون سے مایوس ہو گئے تو دیگر بلاد کی طرف سوچنے لگے کہ کس عالم کو منگوایا جاوے۔ یعنی کہ سوچتے سوچتے آپ کی نظر دو علمار پر پڑی جو موضع ... ضلع گورداسپور مین رہتے ہین۔ مگر انہون نے جواب دیا کہ ہم مورخہ ... اپریل تک جو کہ آج سے قریباً پورے دو ماہ کی ہوئی مین بحث کے لئے فرصت نہین پاتے۔ پہر کہین سے گشت کرتے ہوئے جناب مولوی خدا بخش صاحب تشریف آور ہوئے مگر انہون نے کہا کہ طے کارروائی کے واسطے مبلغ عہ۲۵ جمع کرو۔ تب مباحثہ کرونگا۔ اسماعیل کو توفیق نہ ہوئی کہ کر سکے اور بالآخر آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کا یوم آگیا۔ لیکن کوئی عالم دین تشریف آور نہ ہوا۔ اب ہم مولوی اسماعیل صاحب سے پوچہتے ہین کہ ہمکو مقابلہ کے لئے بلا کر کہان گیا۔ خدا تعالیٰ [illegible]

عام اخبار

ہندوستان مین پچھلے ہفتہ طاعون سے ۸۰۰۵ فوتیان ہوئین۔ ہفتہ سابق میں ۷۷۰۸ تھین۔

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون سے ۱۳۶۲ فوتیان تہین۔ صوبجات متحدہ مین ۱۸۹۷ تھین۔

حضور ویسرائے ۲۔ اپریل کو دہلی ہوکر سرگودہ مین ٹھہرین گے۔ ۱۰ کو نوشہرہ سے پشاور پہنچین گے۔

بدھوار کو کلکتہ مین سخت طوفان۔ بارش کے ساتھ اولے بہی پڑے۔ وسط مارچ غیر معمولی ہے۔

کارخانجات بمبئی مین کام کرنے کے گھنٹے

لنکاشایر کے کارخانہ دار پارچہ بافی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن کل مسٹر اسلے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ان کو بتلایا۔ کہ بمبئی کے کارخانجات پارچہ بافی مین زیادہ گھنٹون تک کام کیا جاتا ہے۔

مراکو کانفرنس۔ الجزایر کے اجلاس ملتوی ہوگئے اور جلد اس کے شکست ہونے کے آثار نظر آتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ براہ راست تصفیہ کریگی۔

فلپائن مین لڑائی۔ واشنگٹن کی سینٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے فلپائن مین عورتوں اور بچوں کے قتل کئے جانے کے متعلق مکمل رپورٹ طلب کی گئی۔

یادگار نلسن۔ ٹرافالگر کے معرکہ کارزار کے متعلق نیلسن نے جو نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا اور جو ایک صدی سے گمنام پڑا ہوا تھا۔ لندن میں ۳۶۰۰ پونڈ مین نیلام ہوا۔

پٹنہ۔ پلیگ کا زور روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ بقول بہار ہیرالڈ کے صوبہ بہار مین اموات کی ہفتہ وار تعداد سات ہزار سے نو ہزار تک ہو گئی ہے۔ خدا رحم کرے۔ خاص میرے محلہ مین روزانہ ایک نہ ایک کیس ہو ہی جاتا ہے۔

اورنگ آباد ۹۔ محرم حال کو یہان ایک عبرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عصر کے وقت ایک درویش فاقہ کش مسافر شکل مسمی فدا حسین ایک شخص نے بوہرہ کی دکان واقع چوک پر اپنی فاقہ کشی کی تکلیف کا اظہار کرنا شروع کیا۔ لیکن جب بوہرہ مذکور اسے ایک پیسہ دینے لگا۔ تو درویش نے نہ لیا اور اپنی حالت زار دکہلائی۔ جس پر خفا ہوکر دکاندار نے اس کو برا بہلا کہا۔ اور بہ سختی نکلوا دیا۔ اس پر فقیر غریب نے قبلہ رخ ہوکر کچھ بد دعا کی۔ اور چلتا ہوا۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ بوقت ۱۱ بجے شب کے بوہرہ مذکور کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نمود ہوا جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ مین اس کی دو دکان اور ہر دو مکانات عالی شان کو تمام اسباب تجارت وغیرہ کے جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس کے بعد دوسرے بوہرہ کی دکانات و مکانات کی طرف بہی آگ رجوع ہوئی اور ۳ گھنٹہ کے عرصہ مین تخمیناً چالیس عمارات عالی شان کو معہ تمام اسباب کے جلا دیا۔ تعلقدار صاحب ضلع معہ دیگر عہدہ داران مقامی بر وقت آ پہنچے۔ اور ہزاروں آدمی بہی کمک کو موجود ہو گئے۔ مگر آگ کے شعلے آسمان تک موج زنی کرتے رہے۔ دور دور تک کوئی کھڑا نہ رہ سکتا تہا۔ تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ نقصان کا اندازہ ہے۔ یہان کے جملہ بوہرہ متمول و تجارت پیشہ ہین اور شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ مین گوجرات و سورت وغیرہ سے آئے ہوئے ہین۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ بجز کثیر مالی نقصان کے جانی نقصان کچھ ہوا۔ سچ ہے۔

آتش سوز ان نہ کند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند

تحصیل جگادہری (ضلع انبالہ) ۲۸ فروری کی شب کے بہونچال مین موضع دودہ پور ضلع انبالہ تحصیل جگادہری کے سارے آدمی رات کو سوئے ہوئے مر گئے۔ صرف تین آدمی بچے۔ تحقیقات ہو رہی ہے

موضع نیٹر ضلع سہارنپور مین جو ایک کنواں سوکھا پڑا تہا۔ وہ بہی زلزلہ کی رات کو بھر گیا۔ [illegible] اس مین موجود ہے۔

آتشزدگی۔ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ میں جہاز مرشد پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ آگ سن کے گٹھوں میں لگی تہی۔ مسافر بچ گئے۔ سن کے گٹھوں اور چائے کے صندوقوں کو پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ چائے کے ۲۰۰ صندوقوں مین سے ۳۰ اور سن کے ۱۳۱۵ گٹھوں مین سے تقریباً نصف اچھی حالت مین ہین۔ باقی صندوق بھیگے ہوئے اور ناقص حالت مین ہین

لاہور۔ ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء۔ "تین ماہ کے قریب نیند" تعجب ہے۔ کہ لاہور مین ایک یورپین ریلوے گارڈ برابر تین ماہ تک سوتا رہا ہے۔ اور اس عرصہ مین ایک بار بہی نیند سے بیدار نہیں ہوا۔ ساتھ ہی تعجب ہے۔ کہ کسی اخبار مین بہی آج سے پہلے اس کا ذکر نہین چھپا۔ حالانکہ۔ صاحب ۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو ریل کی نوکری دے کر رات بھر جاگتے رہنے کے بعد سوئے تھے اور پھر ایسے سوئے۔ کہ ان کے جاگنے کی کوئی امید نہ رہی۔ کئی یورپین ڈاکٹروں نے انہیں ہوش مین لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ڈاکٹروں نے مایوس ہوکر مریض کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیا۔ البتہ پچکاری سے اس کے اندر یخنی داخل کرتے رہے۔ آخر ایک تہانسا نام سے سوتے والے صاحب کی بیم کوتین بوٹی [illegible] دوائی دی۔ اور اس کے استعمال سے ایک ہی دن مین [illegible] بیدار ہو گیا۔ ڈاکٹرون کو تحقیقات کرنی [illegible]

سے ہے یا کچھ اور۔

آتش زدگی ۹۔ موری دروازہ کے باہر بدرو کے اوپر سرکی نبدن کے محلہ مین چار بجے کے بعد آگ لگ جلنے سے قریباً چھ سات سو روپیہ کے پوسے جل گئے۔ پمپ فوراً پہنچ گیا۔ اور زیادہ نقصان نہین ہونے پایا۔

دنیا کا اختتام ہونے والا ہے؟

افسوس ہے کہ ایک تو لوگ زلزلہ سے پہلے ہی ہراسان اور پلیگ سے برباد ہو رہے ہین ان پر مسٹر گوڈ رائل اسٹرونامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانیوالا ہے۔ جو اس کے قریب آ رہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۳۰ ہزار میل کے فاصلہ پر آ جاوے گا۔ اور ۱۳ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے بور غیبی سیارہ کے راستہ مین سے گزریگا۔ بعد ازاں ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونوں ذرہ ذرہ ہوکر ہوائی شکل مین تبدیل ہو جائینگے۔ آدھ گھنٹہ مین دونوں ستاروں کا خاتمہ ہو جانے گا۔ ٹکرنے سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی۔ کہ نہ صرف زمین بلکہ دیگر سیارے بہی جل جائینگے۔

راجپوتانہ مین خیراتی کامون پر ۱۰۱۷۲۲ قحط زدہ مین وسط ہند میں ۵۰ ہزار ہین۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ امسال ۱۴ یا ۱۶ اپریل بنارس مین قرار پایا۔ کامیابی ہوگی۔

بمبئی۔ مین مرزا علی اکبر خان دولت ایران کے قائم مقام قنصل مقرر ہوئے۔ وہ تسلیم کئے گئے۔

جمعہ گذشتہ کو ایک نہایت خوفناک حادثہ ریلوے وقوع مین آیا۔ پوپٹ لینڈ کا سٹیشن مشہور ہے۔ اس سخت حادثہ تصادم سے چالیس مسافر ہلاک ہوگئے ان مین سے ۱۵ مسافر جل کر راکھ ہو گئے۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے بارونق بازار مین جمعہ کو طاعون کی ۵ وارداتیں واقع ہوئین۔

آسٹریلیا کی ڈاک کا ارنوٹو نام دخانی جہاز نپلز پہنچا۔ اس پر بھی ایک کیس طاعون پائی گئی ہے۔

فارموسا جنوبی چین مین تباہ کن زلزلہ

تار خبر ۱۸۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ بمقام کاگی واقعہ فارموسا سخت زلزلہ آیا۔ کئی سو مکانات تباہ ہوگئے۔ اور سینکڑوں جانین تلف ہوگئین۔

تمام دنیا مین ہر طرف سے زلازل کی خبرین آ رہی مین مگر یاد رہے۔ اور اس کے ہم مشرب مولویون کے نزدیک پیشگوئی تبہی پوری ہو سکتی ہے جب کہ خاص امرت سر مین ہی زلزلہ آ دے اور پہر وہ بہی ان کے گہر مین آ دے۔ افسوس کہ کفار قدیم کی طرح ان لوگوں

[illegible]